

مناسب تسلسل

Continuing Properly

بہت سالوں تک میں بے خبری کی حالت میں خدا کے شاگرد بنانے کے ہدف کے خلاف کام کرتا رہا۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ روح القدس کے فضل سے میری آنکھیں ٹھل گئیں۔ اور میں نے جانا کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ ایک چیز جو میں نے سیکھی وہ یہ کہ مجھے ہر اس چیز کے بارے سوال کرنا چاہئے جس کو میں نے خدا کے کلام کی روشنی میں لکھا اور ایمان لایا۔ دوسرا چیزوں کی نسبت ہماری روایات ہمیں اس بات سے بے خبر رکھتی ہیں کہ خدا نے کیا کہا۔ اس سے بھی بدتر چیز یہ ہے کہ ہم اپنی روایات پر بڑا فخر کرتے ہیں۔ اور یہ چیز خاص طور پر اعلیٰ طبقے کے لوگوں میں پائی جاتی ہے جو دوسرے مسیحیوں کی نسبت سچائی کو زیادہ جانتے ہیں۔ جیسا کہ ایک استاد نے تذہیب انداز میں کہا ”آج دنیا میں کہاں ۳۲۰۰۰ ہزار سے زیادہ فرقے پائے جاتے ہیں“۔ کیا ایک صحیح فرقے کے ممبر ہونا آپ کے لئے خوشی کی بات نہیں؟ ہمارے تکبر کرنے کے نتیجے میں خدا ہمیں ملامت کرتا ہے۔ کیوں کہ خدا تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اگر ہم یسوع مسیح کے سامنے بے عیب کھڑے ہوں تو ہمیں خود کو حلیم اور فروتن بنانا ہو گا۔ خدا ایسا کرنے والوں کو اپنا فضل عطا کرتا ہے۔

پاسبان کا کردار

The Role of the Pastor Considered

خادم کو چاہئے کہ وہ اپنی خدمت میں ہر ایک کام کو اس طرح سرانجام دے کر وہ اُس کے شاگرد بنانے کے مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہو۔ اُسے چاہئے کہ وہ مسلسل خود سے سوال کرے۔ کہ مجھے ایسے شاگرد بنانے کے لئے کیا کرنا ہو گا جو یسوع مسیح کے احکام کی تابعداری کریں؟۔ یہ خود کو جا شمعی کا ایک ایسا طریقہ ہے اگر اس کو ایمانداری سے کیا جائے۔ اور یہ میسیحیت کے جھنڈے تلے دیئے گئے کاموں کو نمایاں کریگا۔ آئیں ایک ایسے پاسبان یا بزرگ یا نگہبان کی خدمت پر غور کریں جس کی خدمت کا دائرہ ایک خاص مقامی کلیسیاء کی حد تک محدود ہو۔ اگر یہ شخص یسوع مسیح کی تابعداری کرنے والے شاگرد بنانا چاہتا ہے تو اُس کی بنیادی ذمہ داری کیا ہو گی؟

فطری طور پر اُس کے ذہن میں تعلیم دینے کی بات آئے گی۔ یسوع نے کہا تعلیم کے ذریعے شاگرد بناؤ (متی ۲۸:۱۹-۲۰)۔ ایک بزرگ یا پاسبان یا نگہبان بننے کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ تعلیم دینے کے قابل ہو۔ (۱۔ تہییں ۳:۲۳)۔ ”خاص کروہ جو کلام سنانے اور تعلیم دینے میں محنت کرتے ہیں دوچند عزت کے لائق سمجھتے جائیں گے“۔ (۱۔ تہییں ۵:۷)۔ پس پاسبان اس سوال کے ذریعے وعظ کو جانچ سکتا ہے۔ یہ وعظ کسی حد تک شاگرد بنانے کے مقصد کو پورا کرتا ہے؟

کیا اتوار یا ہفتہ کے دوران کلام سنانے سے پاسبان کی تعلیم دینے کی ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے؟ اگر وہ ایسا سچتا ہے تو اسے کلام مقدس کی اُس حقیقت پر غور کرنا چاہئے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اس کی تعلیمی ذمہ داری بنیادی طور پر اُس کے طرز زندگی میں پوری ہوتی ہے، جو دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہوتی ہے۔ اُس کی علاوی تعلیمی خدمت اُس کی روزمرہ زندگی کی تعلیمی مثال سے جوڑی ہوتی ہے۔

ایسی لئے ایک پاسبان یا بزرگ یا نگہبان کو تقریر کے فن کی نسبت اپنے طرز زندگی اور کردار کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ میں نگہبان کا عہدہ حاصل کرنے کی ۱۵ اشراط بیان کی گئی ہیں جن میں سے چودہ کا تعلق کردار سے ہے اور ایک کا تعلق تعلیم دینے کی صلاحیت سے۔ ٹپس ۵۔ ۶۔ ۷۔ میں بزرگ کے عہدے کی ۱۸ اشراط بیان کی گئی ہیں جن میں سے ۷ کا تعلق کردار سے ہے اور ان میں سے ایک کا تعلق تعلیم دینے کی صلاحیت سے ہے۔

تیجھیں کو پولوس کی پہلی نصیحت

”تو ایمانداروں کے لئے کلام کرنے اور چال چلن اور محبت اور ایمان اور پاکیزگی میں نمونہ بن“ (۱۔ کریم ۱۲:۳)۔ پھر اس نے کہا ”جب تک میں نہ آؤں پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہ“ (۱۔ کریم ۱۳:۲)۔ پس تیجھیں کے کردار کی مثال کا ذکر اُس کی علاوی تعلیم دینے کی خدمت سے پہلے کیا گیا۔

پطرس نے لکھا

”تم میں جو بزرگ ہیں میں اُنکی طرح بزرگ اور مسیح کے دکھلوں کا گواہ اور ظاہر ہونے والے جلال میں شریک بھی ہو کر انکو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ خدا کے اُس گلہ کی گلہ بانی کرو جو تم میں ہے لاچاری سے نگہبانی نہ کرو بلکہ خدا کی مرضی کے موافق خوشی سے اور ناجائز نفع کے لئے نہیں بلکہ دلی شوق سے اور جو لوگ تمہارے سپرد میں ان پر حکومت نہ جتا بلکہ گلہ کے لئے نمونہ بنو“ (پطرس ۵:۱-۳)۔

کون ہمیں اس بات پر ابھارتا ہے کہ ہم اپنی خودی کا انکار کریں اور یسوع مسیح کی فرمانبرداری کریں؟ کیا وہ جن کے پیغامات کی تعریف کرتے ہیں یا وہ جن کی زندگی کی ہم تعریف کرتے ہیں؟

غیر مستقل مراج پاسبان یسوع مسیح کے ساتھ مستقل مراجی سے قائم رہنے کے پیغام کی بھی کبھار منادی کرتے ہیں۔ وہ ہم انداز میں منادی کرتے ہیں تاکہ ان کے سنتے والے جان نہ سکیں، ورنہ وہ اس مخلص ہونے کے بارے سوال کریں گے۔ ماضی کے بہت سارے عظیم مسیحیوں کو ان کے پیغامات سے نہیں بلکہ ان کی قربانیوں کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

اُن کی مثالیں ہمیں اُن کے اس جہان سے رخصت ہونے کے اتنے سالوں بعد بھی ابھارتی ہیں۔ اگر ایک پاسبان مسیح کا سچا شاگرد ہونے کی مثال نہیں قائم کرتا تو وہ پیغامات دینے میں اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔ خادموں سنو! آپ کی مثال آپ کے پیغام کی نسبت دس گناہ زیادہ اونچی آواز میں لوٹی ہیں۔

کیا آپ اپنی خودی کا انکار کرنے اور صحیح کی پیروی میں چل کر لوگوں کو اپنی خودی کا انکار کرنے اور صحیح کی پیروی میں چلنے کے لئے آبھار رہے ہیں؟

ایک پاسبان کس طرح اپنے طرز زندگی کی مثال سے لوگوں کو تابع دار شاگرد بننے کے لئے قابل کر سکتا ہے۔ جبکہ لوگ تو صرف اُسے اتوار کی صحیح پیغام دینے والے کے طور پر جانتے ہیں؟ وہ اُن دو پل کی ملاقات میں کس طرح اُس کی زندگی کو جان سکتے ہیں جو وہ چرچ سے نکلتے وقت اُس سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ شاید پاسبان کے جدید نمونے میں کوئی چیز صحیح نہیں ہے۔

التوار کی صحیح کا ہفتہ وار وعظ

The Weekly Sunday Morning Sermon

اگر ایک پاسبان یہ خیال کرتا ہے کہ اُس کی تعلیمی ذمہ داری صرف اتوار کی صحیح کو عرض دینے کی حد تک محدود ہے۔ تو اُس کا یہ خیال ہے سراسر غلط ہے۔ یسوع مسیح کی تعلیمی خدمت صرف مجمع میں خطبات دینے پر مشتمل نہیں بلکہ اس میں پوشہ گفتگو بھی شامل ہے۔ جس کا آغاز اُس کے متلاشی شاگردوں نے کیا۔ اس کے علاوہ یہ گفتگو جو گھر کی عمارت میں ایک آدھ گھنٹے یا ہفتہ میں ایک دن تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ سمندروں کے کنارے، گھروں اور سڑکوں پر چلتے ہوئے ہوتی تھی جیسا کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی زندگی گزاری۔ رسولوں نے بھی اس تعلیمی طریقے کے نمونے کی پیروی کی۔ عبید پٹناؤست کے بعد بارہ شاگردوں نے ”بیکل میں اور گھر گھر“ جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔ (اعمال: ۵: ۲۰۔ ۲۰: ۳۲)۔ وہ روزانہ ایمانداروں کی جماعت کے ساتھ اظہارے خیال کرتے۔

پلوس ”اعلامیہ اور گھر سکھانے سے بھی بھی نہ جھجکا“ (اعمال: ۲۰: ۲۰۔ ۵: ۲۰)۔ اگر آپ ایک پاسبان ہیں تو پھر آپ اپنی تعلیمی خدمت کا موازنہ یسوع مسیح اور اپنے ایمانداری رسولوں کی تعلیمی خدمات سے کر سکتے ہیں۔

اگر آپ روایتی کلیسیاء کی تعلیم سے کچھ بڑھ کر کام کر رہے ہیں یا آپ وہ کام کر رہے ہیں جو خدا چاہتا ہے کہ آپ کریں، تو یہ شاید آپ کے لئے حیران کن بات ہو۔ کیونکہ یہ صحیح مست کی طرف پہلادم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی سوچ اس سے بھی زیادہ ہو۔

شاید آپ خود سے کہیں کہیرے پاس اتنا وقت کہاں کہ میں گھر گھر جا کر تعلیم دوں یا اپنی روزمرہ زندگی میں انہیں شامل کروں تاکہ وہ بیادی طور پر میری زندگی سے اثر لیں۔ یہ ایک حیرت انگیز سوال ہے۔ کیونکہ یہ آپ کو حیران رکھے گا۔ اگر جدید تصور کے ساتھ پاسبان کے کردار میں کوئی چیز غلط ہو۔ شاید آپ خود کے بارے سوچیں۔ مجھے یقین نہیں کہ میں اپنی زندگی کلیسیاء کے بہت قریب گز اتنا چاہوں گا۔ میں نے بالکل سکول میں پڑھا تھا کہ ایک پاسبان کو اپنی جماعت کے بہت قریب نہیں ہونا چاہئے۔ اُسے اپنے نہدے کی عزت کے لئے خود کو ان سے کچھ فاصلے پر رکھنا چاہیے۔ وہ اُنکے ساتھ قریب میں وہی قائم نہیں کر سکتا ہے۔

اس طرح کی خیالوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جدید کلیسیاء میں واقعی کچھ غلط ہو رہا ہے۔ یسوع مسح اپنے شاگروں کے بہت قریب تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ایک یسوع کے سینے کی طرف چکا ہوا کھانا کھانے بیٹھا تھا (یوحنا: ۱۳: ۲۵-۲۳)۔ وہ کئی سال اکٹھے رہے۔ اپنے شاگروں کو کامیابی سے تعلیم دینے کے لئے ایک پاسبان کو چاہئے کے وہ اپنے عہدے کو منظر رکھتے ہوئے، ان سے کچھ فاصلے پر رہے۔

پرانے اور نئے طریقوں کا موازنہ

A Comparison of Methods, Ancient and Modern

اگر ہمارا مقصد یسوع مسح کی تابعداری کرنا اور شاگرد تیار کرنا ہے، تو کیا ہمیں عقل مندی سے شاگرد بنانے کے طریقوں پر عمل نہیں کرنا ہوگا؟ تاکہ وہ اُس کے لئے بڑے اچھے طریقے سے کام کریں۔ وہ رسولوں کی مانند اچھی طرح کام کریں جنہوں نے اُس کی پیروی کی۔

شاگرد بنانے کے لئے جدید طریقوں کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے؟ تاکہ وہ یسوع مسح کے تمام احکام کی فرمانبرداری کریں۔ مثال کے طور پر جب ہم امریکی مسیحیوں کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں، تو فی الحقیقت ہمیں بہت سے میسیحی عالموں اور غیر میسیحیوں کے طریقہ زندگی میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ غالباً یہ وقت کتاب مقدس کو دوبارہ سے جانچنے اور کچھ سوال کرنے کا ہے۔ ہم خود سے سوال کرتے ہیں کہ ابتدائی کلیسیاء کی عمارت، تربیت یافہ پادریوں، بالکل سکول اور سینمازوں، موبائل فون، کمپیوٹر اور فوٹو کاپی مشین۔ میسیحی ٹی وی اور ریڈی یو ایشیشن، ہزاروں اور لاکھوں میسیحی کتابوں خیراتی اور پرستش کرنے والی ٹیوں حتیٰ کہ ذاتی طور پر بالکل مقدس کو جانے بغیر کس طرح وہ شاگرد بنانے میں کامیابی ہوئی؟

نہ تو انہیں اور نہ ہی یسوع مسح کو شاگرد بنانے کے لئے ان چیزوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ یہ چیزیں نہ تو اُس وقت ضروری تھیں اور نہ ہی اب۔ یہ سب چیزیں مددگار تو ثابت ہو سکتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہیں۔ درحقیقت ان میں سے بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو شاگرد بنانے کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر سکتی ہیں۔ میں آپ کو مثالیں دیتا ہوں۔

اول جدید ضرورت پر گور کرتے ہیں یعنی بالکل سکول یا کلیسیاء کی راہنمائی کے لیے تربیت یافتہ پاسبان کا ہونا۔ پلوس کے لیے یا ایک ان ساتھ تصور تھا۔ کچھ شہروں میں کلیسیاءوں کی تشکیل کے بعد وہ چند نوں یا مہینوں کے لیے وہاں سے روانہ ہوا اور پھر واپس اُن میں بزرگ مقرر کرنے کے لئے آیا تاکہ وہ اُن کی تکمیلی کریں (اعمال: ۱۲: ۱۳-۲۳)۔

اس کا مطلب ہے وہ کلیسیاء میں پلوس کی موجودگی سے غیر حاضر تھی چند نوں یا مہینوں کے لئے ان میں کوئی راہنمائی تھا اور جو بزرگ مقرر کیے گئے اُن میں زیادہ تر نوجوان ایماندار تھے۔ انہیں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے پہلے دو یا تین سال تک تعلیم نہیں دی گئی۔

چنانچہ بالکل مقدس ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہے، کہ اپنی خدمت میں با اثر رہنے کے لئے پاسبان یا بزرگ یا تکمیل کو پہلے

دو یا تین سال تک تعلیم حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص عقلی طور پر اس حقیقت کے خلاف رائے نہیں دے سکتا۔

تاہم جدید ضروریات مسلسل ہر ایماندار کو یہ پیغام پہنچ رہی ہے ”کہ اگر آپ کلیسیاء میں راہنمابنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس کام کے لئے پہلے دو یا تین سال تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ راہنمابدا کرنے کا ایک ثابت طریقہ ہے۔ اس لئے یہ استرقاری سے شاگرد بناتا ہے اور اس طرح کلیسیاء کی تعداد میں کم اضافہ ہوتا ہے۔

میں اس بات پر حیران ہوں کہ امریکی کمپنیاں Avon اور Amway مارکیٹ میں کس طرح اپنے ہف کو حاصل کر رہیں ہیں۔ اگر وہ اس بات کی ضرورت محسوس کریں کہ سیل کرنے والا ہر شخص پہلے تین سال کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دوسرے شہر جائے اس سے پہلے کے وہ صابن یا پرفیوم کی سیل کرے؟

”خادم بننا ایک مشکل کام ہے“ بابل مقدس ہمیں بتاتی ہے ایک نومرید کو کلیسیاء میں نگہبان کے عہدے پر فائز نہیں کرنا چاہئے (۱۔ یتھیس ۲:۳)۔

اول نومرید کے معنی کو سمجھیں تو پھر دیکھیں گے کہ نومرید کے بارے پولوس کا تصور ہمارے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ اُس نے ایسے لوگوں کو بزرگ یا پاسبان اور نگہبان کے عہدے پر فائز کیا ہے کو ایماندار بننے ابھی چند ہی میں ہے ہوئے تھے۔ دوسری جدید خادمانہ خدمت اتنی مشکل اور پیچیدہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلیسیاء قائم کرنے کے لئے، ہم جس نمونے کی پیدواری کرتے ہیں۔ وہ کتاب مقدس کے نمونے سے بالکل مختلف ہے۔ درحقیقت ہم نے ہی اس کو پیچیدہ بنایا ہے اور صرف چند غیر معمولی صلاحیت رکھنے والے لوگ ہی اس کی شرائط کو پورا کر سکتے ہیں۔ ”لیکن خدا کہتا ہے کہ نگہبان بابل سکول اور سمیری سے تعلیم حاصل کیے بغیر کلیسیاء کی خبر گیری کر سکتا ہے۔“ جبکہ اس کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ غیر تربیت یا فائز نگہبان جھوٹی تعلیم بھی دے سکتا ہے۔

پولوس کے کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا۔ بات دراصل یہ ہے کہ آج ہمارے پاس بابل سکول اور سمیری سے تربیت یافتہ پادریوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتے کہ یسوع مسیح کے ایک کنواری سے پیدا ہوئے۔ وہ ہم جنہی پرستی کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ آپ سب کے پاس ایک شاندار گاڑی ہو۔ وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا نے کچھ لوگوں کو پہلے ہی سے ملعون قرار دیا ہے۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ ایک شخص یسوع مسیح کی فرمائی داری کیے بغیر آسمان کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے۔ جدید بابل سکول اور سمیری جھوٹے عقیدے کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پیشہ پور پادری اس کو مزید حد تک پھیلاتے ہیں۔

کلیسیاء کے عام لوگ ان کو پہنچ کرنے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بابل سکول یا سمیری سے تعلیم حاصل کی ہے۔ اس لئے ان کے پاس اس پیچہ کو ثابت کرنے کے لئے بہت سارا مادہ ہے۔

اس کے علاوہ وہ پادری اپنے انوکھے عقیدوں سے اپنی کلیسیاؤں کو جس کے باقی بدن سے علیحدہ کر دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ گرج کی عمارت پر ان اختلاف کو نام باتا مکھتے ہیں جو ان کو مسیح کے باقی بدن یعنی مسیح کی کلیسیاء سے ہوتے ہیں۔ اور وہ دنیا کو یہ پیغام

دیتے ہیں کہ ”وہ ان مسیحیوں کو پسند نہیں کرتے“، مزید زخم دینے کے لئے وہ کسی ایک کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جو ان کے مقابل چیخ عقیدے سے اتفاق نہیں کرتے۔ تاہم عدالت احتساب ابھی تک قائم ہے جس کو سند یافتہ لوگ چلا رہے ہیں۔ کیا یسوع مسیح چاہتا ہے کہ شاگرد ساز خادم اس قسم کی مثال قائم کرے؟ اب مسیحی ایسی کلیسیاوں کا انتخاب کرتے ہیں جن کی بنیاد خاص عقائد پر ہوا و ان کے پاس صحیح علم الہی کی بجائے صحیح طریقہ زندگی ہوا و یہ سب کچھ اس لئے کہ وہ باہم کے نمونے کو متروک کر چکے ہیں۔

کلام مقدس کی غلط ترجمانی

A Biblical Alternative

کیا میں کلیسیاء کی خبر گیری کرنے کے لئے ایسے ایمانداروں کی مدد کر رہا ہوں جنہیں ایماندار ہوئے ابھی تین مہینے ہی ہوئے ہیں۔ وہ کام جو پولوس رسول نے کیا ہاں؛ لیکن صرف اس صورت میں اگر وہ ایماندار بزرگ یا نگہبان کا عہدہ حاصل کرنے کے لئے کلام مقدس کی شرائط کو پورا کرتا ہے تو۔ اور اگر انہیں کلیسیاوں کا ایسا تصور دیا گیا ہے جو کلام مقدس کے نمونے کے مطابق ہے۔ اول توہ کلیسیا کیس نئے سرے سے پیدا ہوئی ہوں۔ وہ خود کو ایک بالغ خادم کے تابع کریں جو ان کی خبر گیری کر سکتا ہو۔ پس نگہبان ایسا نہ ہو جو اپنے ہی گھر کا بندوبست کرنا نہ جانتا ہو۔

دوسرم جماعت کی تعداد اتنی کم ہونی چاہئے کہ وہ گھروں میں اکٹھل بیٹھے کیں۔ جیسا کہ ابتدائی کلیسیاوں نے کیا اور یہ چیز کلیسیاء کے نظام کو زیادہ اچھے طریقے سے چلانے میں مدد دیتی ہے۔ اسی وجہ سے بزرگوں اور نگہبانوں کے لئے یہ شرائط کو کمی ہیں کہ وہ اپنے گھروں کا بندوبست کرنے والے ہوں (۱ پیتھیس: ۳-۵)۔

ایک چھوٹے ”ایمان کے گھر انے“، کاظم چلانا ایک خاندان کے نظام کو چلانے سے زیادہ مشکل نہیں۔ سو ستم جماعت ایسے لوگوں پر مشتمل ہو۔ جنہوں نے انجیل مقدس پر ایمان لاتے ہوئے تو پہ کی ہوا و رہ خداوند یسوع مسیح کے پیچے شاگرد ہوں۔ یہ چیز ان تمام مشکلات کو ختم کرتی ہے۔ وہ پاسبان جو حقیقت میں بکریاں ہیں ان کو شاگرد بنانے کے لئے ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چوتھے نمبر پر پاسبانوں یا بزرگوں کو چاہئے کہ وہ شفاقتی منصب کی پیروی کرنے کی بجائے کلام مقدس کے منصب کی پیروی کریں۔ اور یہ کہ کلیسیاء میں تمام اعلیٰ عہدوں پر خوف دعا کرنا ہو جیسا کہ جدید کلیسیاوں میں ہوتا ہے۔ بلکہ انہیں چاہئے کہ وہ کلیسیاء کا صرف ایک حصہ ہیں یعنی وہ ایک حلیم خادم ہیں، مثالوں کے ساتھ تعلیم دے اور ان کا مقصد شاگرد بنانا ہو۔ انہیں چاہئے کہ وہ یسوع مسیح کے طریقوں کی پیروی کریں۔

جب ان طریقوں کی پیروی کی جائے گی تو پھر وہ ایماندار جنہیں ایماندار ہوئے ابھی تین مہینے ہوئے ہیں وہ بھی کلیسیاء کی خبر گیری کر سکیں گے۔

Church Building

کلیسیائی عمارتوں کے بارے کیا کہا گیا؟ کیا یہ بھی جدید ضروریات میں شامل ہیں؟ کیا ابتدائی کلیسیاء نے ان کے بغیر بڑی عمدگی سے کام نہیں کیا؟ کیا یہ شاگرد بنانے کے عمل میں مددویتی ہیں؟

جب میں ایک پاسبان تھا تو میں اکثر یہ محسوس کرتا کہ میں ایک بکر، ذخیرہ خواہ اور پیشہ ورانہ چندہ اکٹھا کرنے والا ہوں۔ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں عمارتوں کی حلاش کر رہا ہوں۔ پرانی عمارتوں کا نقشہ تبدیل کر رہا ہوں، عمارتوں کو کرایہ پر دے رہا ہوں، میں نے نئی عمارتیں بنائی اور جب خدا نے بارش بر سائی تو پھر ان کی مرمت کروائی۔

umarتوں کی تعمیر پر بہت سارے وقت اور تو انکی کاشیاء خاصیات ہوتا ہے میں ان عمارتوں کے گرد اتنا زیادہ اس لئے گھوما کیونکہ میں بھی ایک پاسبان کی طرح خیال کرتا تھا کہ گرجہ کی عمارت کے بغیر کامیابی حاصل کرنا ممکن ہے۔

umarتوں کی تعمیر پر بہت سارے پیغام بخوبی سے ملنے والے پیسے سے ہم خدمت کریں گے۔ میرے ساتھ یہ اس وقت ہوا جب میں اپنی کلیسیاء کو ایک اچھی فلاحتی شراکت کے بارے بتا رہا تھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم سب ایک دوسرے کے مقروظ ہیں۔

(میں ان ہی مثالوں کے ساتھ تعلیم دے رہا تھا)۔

بہت ساری کلیسیائی عمارتیں ایسی ہیں جنہیں بفتے میں صرف ایک یاد و بار و گھنٹوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

کیا دنیا میں پائی جانے والی دوسری تنظیمیں اس لئے عمارتیں بناتی ہیں کہ انہیں تھوڑی دیر کے لئے استعمال کیا جائے؟

جواب: صرف بدعتی فرقے اور جھوٹے مذاہب ایسے کرتے ہیں۔ دولت اکٹھی کرنے کی ہوں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

پاسبان کو عمارت کے ساتھ ہمیشہ روپے پیسے کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چیز اس کام کو متاثر کرتی ہے۔ اس کے پیغامات کا

مضمون یہ ہوتا ہے کہ روپے پیسے کے بھاؤ میں رکاوٹ پیدا نہ کریں بلکہ اس میں اضافہ کریں۔ اور اس وجہ سے بعض اوقات

میکی لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ایماندار ہونے کا اہم تصور یہ ہے۔

(۱) دہ کی ادا کی جائے۔ (جس کو یہ نوع سُج نے ایک چھوٹا حکم قرار دیا)۔

(۲) گرجہ میں جانا (جباں پر ہر اتوار کو دہ کی دی جاتی ہے)۔

یہ شاگرد بنانے کی ایک صورت ہے۔ تاہم بہت سارے پاسبانوں کا خواب یہ ہے کہ ان کی جماعتیں ایسی ہوں جبکہ پر ہر

ایک آدمی یہ دو کام لازمی طور پر کرے۔ اگر ایک پاسبان کی جماعت ایسی ہے جس میں صرف آدمی لوگ یہ دو کام کرتے ہیں

تو وہ ایک کتاب لکھ سکتا اور بہت سے دوسرے لاکھوں پاسبانوں کو اپناراز فروخت کر سکتا ہے۔

اعمال کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں کسی بھی ایسی جماعت یا کلیسیاء کا ذکر نہیں کیا گیا۔ جنہوں نے کوئی عمارت تعمیر کی ہو یا خریدی ہو۔ زیادہ تر ہم دیکھتے ہیں کہ ایماندار باقاعدگی سے گھروں میں اکٹھے ہوتے تھے۔ اور اس میں کلیسیائی

عمرتوں کی تغیر کے لئے کوئی چندے جمع نہیں کیے جاتے تھے۔ اور اس میں کلیساً کی عمارت کی تغیر کے لئے کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔

اور اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحیت کے ابتدائی تین سو سالوں میں کسی نے بھی کلیساً کی عمارت کی تغیر کے بارے نہ سوچا۔ اس عرصے کے دوران کلیسیاء بغیر عمارت کے بروحتی اور ترقی پاتی رہی۔ جب بھی ان طریقوں کی پیروی کی گئی تو یہ انوکھی چیز صدیوں میں کئی دفعہ ہوئی۔ حال ہی میں چین میں ایسا ہوا۔ چین میں دس لاکھ سے زیادہ کلیساً کی گھر تھے۔

التوارکو اجتماعی عبادت کا فقدان

Eleven O'Clock Sunday is the Most Segregated

جدید کلیساً سہولتیں جو کہ امریکی نمونے کی نقل تصور کیا جائیں آن کام ہونا ضروری ہے۔ یعنی تمام عمر کے گروپوں کے خادموں کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے مہیا کرنے کے لئے کلیساً کے پاس اتنی جگہ ہو۔ تاہم ابتدائی کلیسیاء میں ہمیں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ وہاں مردوں، عورتوں اور تمام عمر کے بچوں کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظامات تھے۔ کلیسیاء ہر لحاظ سے متحد تھی اور کسی بھی لحاظ سے منتشر نہیں تھی۔

کیا کلیساً کی عمارت شاگرد بنا نے میں مدد کرتی ہے یا رکاوٹ پیدا کرتی ہے؟ تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ شاگرد بنا نے کا عمل ان چیزوں کے بغیر بڑی عمدگی سے کامیاب رہا۔ جیسا کہ ابتدائی کلیسیاء ابتدائی تین صدیوں میں عبادت کرنے کے لئے گھروں میں جمع ہوتی تھیں۔ وہ اکٹھل کر کھانا کھاتے، روحانی گیت گاتے، تعلیم دیتے اور روحانی نعمتوں کے بارے ایک دوسرے کو تین سے پانچ گھنٹوں تک بتاتے۔ اس سے ایک ایسا ماحول پیدا ہوتا جس سے ایمانداروں کی روحانی ترقی میں اضافہ ہوتا تھا۔ مسیح کی کلیسیاء کے ارکان ان کو عبادت میں عملی طور پر شریک بھجتے تھے جیسا کہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہیں۔ بجائے اس کے جیسا کہ جدید کلیسیاء خود کو گرجہ میں ایسا تصور کرتی ہے جیسے کسی تھیڑ میں بیٹھے ہوئے تماشائی اپنی نشست سے پیچھے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔

اکٹھل بیٹھ کر کھانے کا عام ماحول رشتؤں کو مضبوط کرتا ہے اور خلوص دل سے پیروی کرنے پر ابھارتا ہے۔ خلوص دل سے یسوع کی پیروی کرنے کا جدید طریقہ اس کی نسبت غیر موثر ہے۔ تعلیم؛ دینا سوال و جواب کے ایک حصہ کی طرح ہے۔ دو ہم پلے لوگوں کے درمیان گفتگو یا بحث کا دروازہ کھولتا ہے۔ بجائے اس آدمی کے جو عجیب و غریب لباس پہنے وعظ کرتا ہے اور سننے والوں سے زیادہ اونچے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ پاسبان ہفتہوار و عوظ دینے کے لئے نہیں ہوتے۔ ہر کوئی روح القدس سے تعلیم حاصل کر سکتا ہے، جب ایک گھر ثوٹ پھوٹ جاتا ہے تو کیا ایک بزرگ بڑی عمارت حاصل کرنے کے بارے نہیں سوچتا۔ حالانکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ انہیں جدا ہو کر دو گھروں میں عبادت کرنی ہوگی اور اس میں صرف قابل غور باتیں تھیں کہ دوسری عبادت کہاں ہوگی اور اس میں کس کو خبر گیری کرنی چاہئے۔

خوش قسمتی سے انہیں اپنے تعلیمی عقیدے کو جا پھنے کر لئے اجنبیوں اور کلیسیاء کی ترقی کا قیاس کرنے والوں کے اجتماع کو اکٹھا

نہ کرنا پڑا کیونکہ ان میں خبرگیری کرنے والے پہلے سے موجود تھے جو بھی کام کرنے کی تربیت حاصل کر رہے تھے اور جو اپنے مستقبل کے چھوٹے گھر کے ممبران کو پہلے سے جانتے تھے۔

یہ نیا کلیسیائی گھر شارقی طور پر ایک مئے علاقے میں پہنچنے کا ایک موقع تھا۔ اور اس کے علاوہ بے ایمانوں کے سامنے مظاہرہ کرنے کا موقع تھا کہ مسیحی کون لوگ ہیں۔ وہ لوگ ایسے تھے جو ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے۔ وہ بے ایمانوں کو اپنے اجتماع میں اتنی آسانی سے مدعو کر سکتے تھے جتنی آسانی سے انہیں کھانے پر۔

مبارک پاسبان

The Blessed Pastor

گھریلو کلیسیاء کا پاسبان جدید کلیسیاء کے پاسبان کی طرح خادمان دین کی ذمہ داریاں اٹھانے میں غرق نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ اُسے ایک محدود گلہ کی پاسبانی کرنی ہوتی تھی۔ اور اگر گلہ اس کی مالی ضرورت کو پورا کرتا تو اس صورت میں اُس کے پاس اتنا وقت ہوتا تھا کہ وہ بے ایمانوں کو خبیل کی تعلیم دیتا، غریبوں کی مدد کرتا اور بیماروں کے لئے دعا کرتا، اور نئے شاگردوں کی راہنمائی کرتا، تاکہ وہ صحیح طور پر کام کر سکے۔ کلیسیاء کی انتظامیہ بڑی سادہ تھی۔

وہ اپنے علاقے میں دوسرے بزرگوں یا پاسبانوں یا نگہبانوں کے ساتھ باہم متحد ہو کر کام کرتا۔

اُس نے ”گاؤں میں سب سے بڑا گرجہ“ بنانے کے لئے جانشنازی نہیں کی یا اُس نے (نوجوانوں میں بہتر خدمت) ”بیست یوچ منشی“ قائم کرنے کے لئے اپنے ساتھی پاسبانوں کا مقابلہ نہیں کیا۔ لوگ گرجہ اس لئے نہیں جاتے کہ کوئی کو دیکھیں وہ صحیح طور پر پرستش کر رہی ہے یا نہیں یا یہ کہ پاسبان لئنا خوش مزاج ہے۔ وہ نئے سرے سے پیدا ہو چکا ہے اور وہ خداوند یوسع مُستَحکِم اُس کے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ وہ میٹھ کر کھانا کھانے اور روحانی نعمتوں کے بارے ایک دوسرے کو بتانا پسند کرتا ہے، اُس کا مقصد یوسع مُستَحکِم کی فرمابوداری کرنا اور اُس کی عدالت کے دن کے لئے خود کو تیار کرنا۔ اس بات سے انکار نہیں کہ گھریلو کلیسیاؤں اور مکتب حواریوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ بہت ساری مشکلات جو جدید کلیسیاء میں پائی جاتی ہیں اور شاگرد بنانے کی راہ میں رکاوٹ ہیں وہ نہیں ابتدائی کلیسیاء میں سننے میں نہیں ملتیں۔ اور یہ اس لئے تھا کیونکہ اُن کے گھریلو کلیسیائی نمونے اس سے بہت مختلف تھے جو تیری صدی کے بعد شامل ہوئے اور تاریکی کے دور تک رہیں گے۔ ایک بار پھر اس حقیقت پر غور کریں کہ چوتھی صدی کے شروع ہونے تک کوئی کلیسیائی عمارت نہ تھی۔ اگر آپ تیری صدی میں ہوتے تو آپ کی وہ خدمت اب سے کیسے مختلف ہوتی؟

Summary

جتنی زیادہ ہم کلام مقدس کے نمونے کی پیروی کریں گے اتنے ہی اچھے طریقے سے ہم خدا کے شاگرد بنانے کے مقصد کو پورا کریں گے۔ آج کلیساوں میں جو شاگرد بنانے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ یہ کہ ہم کلام مقدس کے نمونے پر عمل نہیں کرتے ہیں۔